السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں یہ ثابت ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے نہ اتارے، اس سے کیا مراد ہے، اور کیا عورت اپنے رشتہ داروں اور گھر والوں کے ہاں کپڑے اتار سکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

ما من امرأة تضع ثیابها في غیر بیت زوجها إلا هتكت الستر بینها وبین ربها ۔ (سنن ترمذی : 2803)

’’جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ کے درمیان پردہ ہٹا دیتی ہے ۔‘‘

شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔ (صحیح الجامع : رقم 5693)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر بے پردگی کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں عورت کے لیے خاوند کے علاوہ گھر میں کپڑے اتارنا جائز نہیں ہے لیکن اگر بے پردگی کا خدشہ نہ ہو تو عورت کسی ضرورت کے تحت خاوند کے علاوہ رشتہ داروں کے گھر میں بھی کپڑے اتار سکتی ہے ۔

شیخ ابن باز سے دریافت کیا گیا :

اس حدیث کے مطابق کیا عورت اپنے میکے میں جا کر بھی کپڑے تبدیل نہ کرے ؟

تو شیخ صاحب کا جواب تھا :

اس حدیث میں بیان کردہ وعید اس عورت کے لیے ہے جو برائی کی نیت سے کپڑے اتارے، یا ایسی جگہ کپڑے اتارے جہاں مردوں کی نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ جہاں تک اپنے رشتہ داروں کے گھر میں نہانے کے لیے یا کپڑے تبدیل کرنے کے لیے کپڑے اتارنے کا تعلق ہے تو اگر وہاں بے پردگی کا خدشہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

شیخ ابن عثیمین سے اس حدیث کی شرح پوچھی گئی تو ان کا جواب تھا :

اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ عورت ایسی جگہ پر کپڑے اتارے جہاں مردوں کی نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وباللہ التوفیق

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی